نقد و نظر

مولانا محمد عبد الحق چوہان

قصّہ اُس نماز کا......!

جمہوریت کے پرستاروں کا جمہوری عمل

رفض و سبائیت کا ترجمان ہفت روزہ "رضا کار" لاہور، مورخہ ۸ / اپریل ۱۹۹۱ء ہمارے پیش نظر ہے اس میں جلی قلم سے ایک سُرخی ہے جس کا عنوان یہ ہے :

"اسلامی اتحاد و اخوۃ کے عملی مظاہرے سے "سپاہِ صحابہ" کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی ۔"

اور اس عنوان کے تحت یہ خبر مندرج ہے ۔

"گزشتہ دنوں اسلام آباد میں مولانا عبد الستار نیازی کی جانب سے نفاذِ شریعت کے لئے ملک کے مختلف مکاتبِ فکر کے جید علماء کا جو اجلاس ہوا ۔ اس میں مولانا محمد خان شیرانی نے قائدِ ملتِ جعفریہ علامہ ساجد نقوی کو دعوت دی کہ وہ نماز پڑھائیں ، امیرِ جماعتِ اسلامی قاضی حسین احمد نے اسے مُبارک امر قرار دیتے ہوئے کہا یہ اچھی بات ہے اللہ برکت دے ۔ تکبیر کہیں ، علماء کرام علامہ سید ساجد نقوی کی امامت میں صف بستہ ہو کر خداوند تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو گئے ۔

اور اس طرح اسلامی اتحاد و اخوت کا ایک قابلِ دید مظاہرہ دیکھنے میں آیا ۔ اس عملی مظاہرے کو دیکھ کر جہاں اہلِ ایمان کے دلوں کو مسرّت اور ولولہ ملا وہاں شر پسند عناصر اور اسلام دشمن طاقتوں کے عزائم خاک میں مل گئے ۔ اسلامی اتحاد و اخوۃ کی اس صف سے دو مولوی قاضی عبد اللطیف اور سمیع الحق فوری طور پر یہ کہتے ہوئے خارج ہو گئے کہ صدیوں کے فاصلے پَل بھر میں طے نہیں ہو سکتے ۔"

مولانا قاضی عبد اللطیف اور مولانا سمیع الحق اگر یہ کہتے ہوئے صف سے علیحدہ ہو جاتے کہ "ایک اثنا عشری فرقے کے قائد کی اقتداء میں ہم نماز نہیں پڑھ سکتے ۔" تو سوادِ اعظم اہلِ سُنّت والجماعت کے عقیدہ کی ترجمانی ہو جاتی ۔ افسوس کہ ان حضرات کے ذہن پر لادین سیاست کے افکار کا اس طرح تسلط ہے کہ اس دینی مسئلہ اور عقیدہ کے بیان میں بھی انہوں نے سیاسی اندازِ تخاطب استعمال کیا ۔ اس کے باوجود پھر بھی

ان علماء کرام کا یہ اقدام مستحق صد ستائش ہے ۔ جمہوریت زدہ علماء کرام کے اس غیر شرعی عمل پر اخبارات میں کئی دِنوں تک مختلف بیانات شائع ہوتے رہے ۔ مولانا فضل الرحمٰن نے یہ کہہ کر اخبار نویسوں سے جان چھڑائی کہ ہو سکتا ہے کہ مولانا شیرانی نے بعد میں نماز قضا پڑھ لی ہو ۔ جبکہ شیرانی صاحب اس معاملہ میں ہنوز اپنے موقف اور "عمل صالح" پر قائم ہیں ۔ پچھلے دِنوں خود مولانا محمد خان شیرانی کا ایک بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے اس وقت مولانا کے بیان پر ہم اپنا نقطہ نظر پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ روزنامہ پاکستان لاہور مورخہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۹۱ء ہمارے پیش نظر ہے مولانا شیرانی کے بیان کی یہ سرخی ہے "پرائمری سکول ماسٹر کے لئے تو معیار مقرر ہے کفر کا فتویٰ دینے کا کوئی معیار نہیں"

مولانا شیرانی اس وقت جمیعت علماء اسلام بلوچستان کے قائد اور قومی اسمبلی میں جمیعت کے پارلیمانی لیڈر کے منصب پر فائز ہیں ۔

لیکن وسعتِ معلومات کا یہ عالم ہے کہ اس بیان میں آپ نے یہ انکشاف کیا ہے کہ علماء کا ترتیب کردہ ۲۲ نکات کا دستوری خاکہ صدر ایوب کے دورِ اقتدار میں مرتب ہوا تھا ۔ مولانا شیرانی صاحب اپنے اس بیان ں اُن علماء حضرات پر برہم ہیں جنہوں نے روافض کے متعلق ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر کفر کا فتویٰ دیا ہے را روئے سخن جمیعت علماء اسلام کے ان افراد کی طرف ہے جو کہ دین کے معاملہ میں با حمیت ، بے لچک اور صلب ہیں ، شیرانی صاحب کا یہ غیر شرعی عمل پوری جمیعت کی طرف منسوب ہو گا کیونکہ اس اجلاس میں ی شرکت ذاتی حیثیت سے نہیں تھی ، بلکہ جمیعت کے نمائندے کی حیثیت سے تھی ۔ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ ی کتاب "ایرانی انقلاب" کی اشاعت کے بعد بھی روافض کے کفریہ عقائد کے متعلق اب کچھ اشتباہ باقی ہے ۔ کیا جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ :

"ہیچ عاقل را مجال آں نیست کہ شک کنند در کفر عمر پس لعنت خدا و رسول بر ایشاں باد بر ہر کہ ایشاں را مسلمان داند و ہر کہ در لعن ایشاں توقف نماید ۔" جلاء العیون ص۴۵ بحوالہ "ایرانی انقلاب ، خمینی اور شیعت"

کسی صاحب عقل کے لئے اس کی مجال اور گنجائش نہیں ہے کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا اور رسول کی لعنت ہو عمر پر اور ہر اس شخص پر جو اس کو مسلمان جانے ، اور ہر اس آدمی پر جو اس پر لعنت کرنے میں توقف کرے یعنی لعنت کرنے سے زبان کو روکے ۔

اس کی اقتداء میں بھی نماز ہو سکتی ہے ؟ ہم ان حضرات سے با ادب ہو کر ایک سوال کرنے کی

جسارت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ کے باپ کے متعلق اس طرح کے نازیبا الفاظ استعمال کرے اس کے ساتھ آپ کا کیا سلوک ہوگا اور اس کی اقتداء میں بھی نماز ادا کریں گے۔ اتحاد، اتحاد کا تکرار کرنے والے جمہوری علماء کی خدمت میں ہم ایک واقعہ نقل کرتے ہیں اسی سے ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ مذہب کے معاملہ میں روافض کا کیا طریق کار ہے۔ ملک کے نامور صحافی اختر کاشمیری عالمی سیرۃ کانفرنس اور قبضۂ وحدۃ میں شرکت کے لئے ایران تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر انہوں نے "آتش کدۂ ایران" کے عنوان سے اپنا سفرنامہ مرتب کیا، اس میں وہ تحریر کرتے ہیں کہ :

"اسی شام آیۃ اللہ شیرازی کی قیام گاہ پر ایک تقریب کا اہتمام تھا۔ اس تقریب میں پہلے آیت اللہ شیرازی کے نوجوان فرزند دلبند نے خطاب کیا اور بعد ازاں آیۃ اللہ شیرازی نے اظہار خیال فرمایا۔ آیۃ اللہ شیرازی کی تقریر کے دوران مولانا نثار احمد نے ہال کی دیوار پر لگے ہوئے ایک نمائشی قالین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے پڑھیے۔ میں نے پوچھا کیا کوئی خاص بات ہے ——؟ کہنے لگے نیچے سے اُوپر ساتویں سطر پڑھ لیں، سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میں نے جو اس سطر کو تلاش کر کے پڑھا تو اتحادِ اسلامی کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ یہ ایک دعائیہ عبارت تھی۔ جس میں حضرۃ ابوسفیانؓ، حضرۃ معاویہؓ اور دوسرے اصحابِ کبار پر لعنت کا وِرد کیا گیا ہے۔ اب جو میں نے غور کیا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ اُوپر سے ٹھیک ساتویں سطر میں یہی دُعاء خلیفۂ اوّل اور دوئم کے بارے میں بھی موجود تھی۔ میں نے مولانا نثار احمد سے کہا کہ اب آپ اُوپر سے ساتویں سطر پڑھیں اور مسلم اتحاد کے دعوے کی حقیقی بنیاد تلاش کریں۔"

اب اربابِ جمعیت ہی غور و فکر کریں کہ وہ کونسا مرکزِ ثقل ہے جس بُنیاد پر آپ نفاذِ شریعت کے اجلاس میں ان روافض کو دعوتِ شرکت دیتے ہیں۔ اس تحریر کا اختتام بطورِ تبرک کے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول سے کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عظمت اور خداوند قدوس کے ہاں اُن کی مقبولیت کا کیا درجہ ہے۔؟

قال مالک بن انس ؒ من لزم السنۃ وسلم منہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم مات کان مع الذین انعم

جس شخص نے سنت کو لازم کیا یعنی سُنت پر عمل کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حق میں یا وہ گوئی سے محفوظ رہا اور

اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء وان کان مقصراً فی العمل
واعلم انہ من تناول احداً من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاعلم انہ اراد محمداً وقد
آذاہ فی قبرہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔

{کشف اسرار الباطنیہ
واخبار القرامطہ ص۲۲۳}

پھر اسی حالت میں اسکی وفات ہو گئی تو وہ شخص
ان حضرات کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے
انعام کیا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور
صالحین ۔ اگرچہ عمل کے لحاظ سے کوتاہی ہو گئی۔
اور جان لو کہ جس شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے کسی ایک صحابی کے حق میں یاوہ گوئی کی ہو
تو اس نے درحقیقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں یہ بیہودہ گفتگو کی ہے۔ اور تحقیق
اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مزار مقدس
میں تکلیف پہنچائی ہے۔

یا اللہ مدد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،
من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا
(القرآن)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ
(الحدیث)

زیر تعمیر جامع مسجد
مدرسہ دار العلوم، حسین خیل پٹھان

عزیز حضرات مدرسہ و مسجد کی تعمیر کے اس کار خیر میں بھرپور حصہ لیں، دینی مراکز کو مضبوط کریں، تاکہ خدمت و اقامت دین کا مقدس فریضہ بہتر طور پر سرانجام دیا جا سکے!

خلافت راشدہ
خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق
سیدنا عمر فاروق
سیدنا عثمان
سیدنا علی المرتضیٰ
سیدنا حسن مجتبیٰ
سیدنا معاویہ
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

ترسیل زر کے لئے (۱) بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک اکاؤنٹ نمبر ۹۰۲۰ یو بی ایل بھکر۔ ۲۔ بذریعہ منی آرڈر یا نقد دستی۔ یا درج ذیل پتہ پر بھیجیں!

خادم علماء دیوبند! حضرت مولانا غلام حسن خان، خطیب و مہتمم مدرسہ دار العلوم
حسین خیل پٹھان، مقام و ڈاکخانہ چھینہ ڈگر، تحصیل وضلع بھکر!